

مقالات

قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں

(۴)

یہود و نصاریٰ | قوم فرعون کے بعد ہمارے سامنے بنی اسرائیل اور وہ دوسری قومیں آتی ہیں جنہوں نے یہودیت اور عیسائیت اختیار کی۔ ان کے متعلق یہ تو گمان بھی نہیں کیا جاسکتا کہ یہ لوگ اللہ کی ہستی کے منکر ہوں گے، یا اس کو الہ اور رب نہ مانتے ہوں گے، اس لیے کہ خود قرآن ان کے اہل کتاب ہونے کی تصدیق کرتا ہے۔ پھر سوال یہ ہے کہ ربوبیت کے باب میں ان کے عقیدے اور طرز عمل کی وہ کوشی خاص غلطی ہے جس کی بنا پر قرآن نے ان کو گمراہ قرار دیا ہے؟ اس کا مخرج خارجہ در قرآن ہی ہے ہمیں یہ بتانا ہے:

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَصْلُوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَابِغِ السَّبِيلِ (المائدہ - ۱۰)

کہو اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو اور ان قوموں کے فاسد خیالات کی پیروی نہ کرو جو تم سے پہلے گمراہ ہو چکی ہیں، جنہوں نے بہتوں کو گمراہی میں مبتلا کیا اور خود بھی راہِ راست سے بھٹک گئیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہودی اور عیسائی قوموں کی گمراہی بھی اصلاً اسی نوعیت کی ہے جس میں ان سے پہلے کی قومیں ابتدا سے مبتلا ہوتی چلی آئی ہیں۔ نیز اس سے یہ بھی پتہ چل گیا کہ یہ گمراہی ان کے اندر غلو فی الدین کے راستے سے آئی ہے۔ اب دیکھیے کہ اس اجمال کی تفصیل قرآن کس طرح کرتا ہے۔

لہ غلو کے معنی ہیں حد سے تجاوز کرنا۔ دین میں غلو کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دین میں کسی چیز کا جو مرتبہ جو مقام اور جو

حیثیت ہو اس کو اس سے بڑھایا جائے۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ
النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ (التوبہ - ۵)

یہودیوں نے کہا عزیر اللہ کا بیٹا ہے، اور نصاریٰ نے
کہا مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ
الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ بَنِيَّ
إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ (المائدہ - ۱۱)

کفر کیا ان عیسائیوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی
حالا کہ مسیح نے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل، اللہ کی بندگی کرو جو میری بھی
رب ہے اور تمہارا بھی۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَلَاثَةٌ
وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ وَاحِدٌ -
(المائدہ - ۱۱)

کفر کیا ان عیسائیوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ تین ہیں کا ایک ہے
حالا کہ ایک الہ کے سوا کوئی دوسرا الہ ہے ہی نہیں۔

وَأَذَقْنَا اللَّهُ لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ آذَانًا
قُلْتُ لِلنَّاسِ انْجِدُونِي وَأُحْيِ الْهَيِّنِ مِنْ
دُونِ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ
أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقِّ - (المائدہ - ۱۶)

اور جب اللہ پوچھے گا کہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! کیا تو نے لوگوں
سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے اور میری ماں کو بھی الہ بنا لو؟ تو وہ
جواب میں عرض کرے گا کہ سبحان اللہ! میری کیا مجال تھی کہ میں
وہ بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے کوئی حق نہ تھا۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ
لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ
وَلَنْ كُونُوا سِرَابٍ مَائِيَّةٍ بِمَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ
الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ وَلَا يَأْتِيكُمْ
أَنْ تَسْجُدُوا لِلْمَلِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ أَسْرَابًا يَا أَيُّهَا
كُفِرَ الْكُفْرَ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (آل عمران - ۳)

کسی انسان کا یہ کام نہیں ہے کہ اللہ تو اسے کتاب اور حکم
اور نبوت سے سرفراز کرے اور پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ تم
اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ، بلکہ وہ تو یہی کہے گا کہ
ربانی (فہر پرست)، ہر جس طرح تم خدا کی کتاب میں پڑھتے پڑھاتے
ہو اور جس کے درس دیا کرتے ہو۔ کوئی نبی تم کو کبھی یہ حکم نہ
دے گا کہ ملکہ اور پیغمبروں کو رب بنا لو۔ کیا وہ تمہیں کفر کی تعلیم
دے گا جب کہ تم مسلم ہو چکے ہو؟

ان آیات کی رو سے اہل کتاب کی پہلی گمراہی یہ تھی کہ جو بزرگ ہمتیاں — انبیاء، اولیاء، ملائکہ وغیرہ — دینی حیثیتِ قدر و منزلت کی مستحق تھیں، ان کو انھوں نے ان کے حقیقی مرتبہ سے بڑھا کر خدا کے مرتبہ میں پہنچا دیا، کاروبار خداوندی میں انھیں ذلیل و شریک ٹھہرایا، ان کی پرستش کی، ان سے دعائیں مانگیں، انھیں فوق الفطری ربوبیت والوہیت میں حصہ دار سمجھا، اور یہ گمان کیا کہ وہ بخشش اور مدد اور گہبانی کے اختیارات رکھتے ہیں۔ اس کے بعد ان کی دوسری گمراہی یہ تھی کہ:

إِخْتَدُوا وَأَحْبَبُوا سُرُوهَا نَحْمُ رَبُّ بَابًا مِّنْ دُونِ اللَّهِ (التوبہ - ۵)

انھوں نے اللہ کے سوا اپنے علماء اور مشائخ کو بھی اپنا رب بنایا۔

یعنی نظامِ دینی میں جن لوگوں کی حیثیت صرف یہ تھی کہ خدا کی شریعت کے احکام بتائیں اور خدا کی مرضی کے مطابق اخلاق کی اصلاح کریں، انھیں رفتہ رفتہ یہ حیثیت دے دی کہ باختیار خود جس چیز کو چاہیں حرام اور حلال ٹھہرا دیں اور کتابِ الہی کی سند کے بغیر جو حکم چاہیں دیں جس چیز سے چاہیں منع کر دیں اور جو سنت چاہیں جاری کریں۔ اس طرح یہ لوگ نہی و عظیم الشان بنیادی گمراہیوں میں مبتلا ہو گئے جن میں قوم نوح، قوم ابراہیم، عادیثود، اہل مدین اور دوسری قومیں مبتلا ہوئی تھیں۔ ان کی طرح انھوں نے بھی فوق الطبعی ربوبیت میں فرشتوں اور بزرگوں کو اللہ کا شریک بنایا، اور انہی کی طرح انھوں نے تمدنی ویاسی ربوبیت اللہ کے بجائے انسانوں کو دی اور اپنے تمدن، معاشرت، اخلاق اور سیاست کے اصول و احکام اللہ کی سند سے بے نیاز ہو کر انسانوں سے لینے شروع کر دیے۔ حتیٰ کہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ:

الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى اللَّهِ يَرْجُونَ وَاللَّهُ يَسْتَعِذُّ بِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّهُمْ لَمُنْكَرُونَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (النساء - ۱۰۸)

تم نے دیکھا ان لوگوں کو جنہیں کتابِ اللہ کا ایک حصہ ملا ہے اور ان کی حالت یہ ہے کہ جنت و رطافوت کو مان رہے ہیں۔

كَلِمَاتٍ لَّيْسَ لَهَا شَرٌّ مِّنْ اللَّهِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (النساء - ۱۰۹)

کہو، میں بتاؤں تمہیں اللہ کے نزدیک نامقین سے بھی زیادہ بدتر انجام کن کلمے ہیں، وہ جن پر اللہ نے لعنت کی،

عِنْدَ اللَّهِ مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَ

جَعَلَ مِنْهُمْ الْفِرْدَاةَ وَالْحَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ
 اُولَئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَاَضَلُّ عَنْ سَوَابِغِ السَّبِيلِ

جن پر اس کا غضب ٹوٹا جن میں بہت لوگ اس حکم سے بند رہا

سویک بنائے گئے، اور جنہوں نے طاغوت کی بندگی کی وہ سب سے

بتر درجہ کے لوگ ہیں اور راہ راستہ بہت زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں

(المائدہ - ۹)

”جنت“ کا لفظ تمام ادہام و خرافات کے لیے جامع لفظ ہے جس میں جادو، ٹونے، ٹوٹکے، کہانت، فال گیری، سعد و نحس کے تصورات، غیر فطری تاثیرات، غرض ہر اقسام کے توہمات شامل ہیں۔ اور طاغوت سے مراد ہر وہ شخص، یا گروہ یا ادارہ ہے جس نے خدا کے مقابلہ میں بغاوت و سرکشی اختیار کی ہو اور بندگی کی حد سے تجاوز کر کے خداوندی کاظم بند کیا ہو۔ پس یہود و نصاریٰ بیب مذکورہ بالا دو قسم کی گمراہیوں میں پڑ گئے تو پہلی قسم کی گمراہی کا نتیجہ یہ ہوا کہ رفتہ رفتہ ہر قسم کے توہمات نے ان کے دلوں اور دماغوں پر قبضہ کر لیا، اور دوسری گمراہی نے ان کو علماء و شائخ اور زہاد و صوفیہ کی بندگی سے بڑھا کر ان جباروں اور ظالموں کی بندگی و اطاعت تک پہنچا دیا جو کھلم کھلا خدا سے باغی تھے۔

مشرکین عرب | اب دیکھنا چاہیے کہ وہ عرب کب مشرکین جن کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے، اور جو قرآن کے اولین مخاطب تھے، اس باب میں ان کی گمراہی کس نوعیت کی تھی۔ کیا وہ اللہ سے ناواقف تھے یا اس کی ہستی کے منکر تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے بھیجے گئے تھے کہ انہیں وجود باری کا معترف بنائیں؟ کیا وہ اللہ کو اللہ اور رب نہیں مانتے تھے اور قرآن اس لیے نازل ہوا تھا کہ انہیں حق جل شانہ کی الہیت و ربوبیت کا قائل کرے؟ کیا انہیں اللہ کی عبادت و پرستش سے انکار تھا؟ یا وہ اللہ کو دعائیں سننے والا اور حاجتیں پوری کرنے والا نہیں سمجھتے تھے؟ یا ان کا یہ خیال تھا کہ لات اور منات اور عزی اور ہبل اور دوسرے معبود ہی اصل میں کائنات کے خالق، مالک، رازق اور مدبر و منتظم ہیں؟ یا وہ اپنے ان معبودوں کو قانون کا منبع اور اخلاق و تمدن کے مسائل میں ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ مانتے تھے؟ ان میں سے ایک ایک سوال کا جواب ہم کو قرآن سے نفی کی صورت میں ملتا ہے۔ وہ ہیں بتاتا ہے کہ عرب کے مشرکین نہ صرف یہ کہ اللہ کی ہستی کے قائل تھے بلکہ اسے تمام کائنات کا اور

خود اپنے مہبودوں تک کا خالق، مالک و رُخدا و بڑا علی مانتے تھے، اس کو رب اور انہیں تسلیم کرتے تھے، مشکلات اور مصائب میں آخری اپیل وہ جس سرکار میں کرتے تھے وہ اللہ ہی کی سرکار تھی، انھیں اللہ کی عبادت و پرستش سے بھی انکار نہ تھا، ان کا عقیدہ اپنے دیوتاؤں اور مہبودوں کے بلے میں نہ تو یہ تھا کہ وہ ان کے اور کائنات کے خالق و رازق ہیں اور نہ یہ کہ یہ مہبود زندگی کے تمدنی و اخلاقی مسائل میں ہدایت و رہنمائی کرتے ہیں چنانچہ ذیل کی آیات اس پر شاہد ہیں:

قُلْ لِمَنِ الْأَرْضُ وَمَنْ فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ، سَيَقُولُونَ لِلَّهِ، قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ۔
قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، سَيَقُولُونَ لِلَّهِ، قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ۔
قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَكَافٍ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ، سَيَقُولُونَ لِلَّهِ، قُلْ فَأَنَّى تُسْحَرُونَ، بَلْ آتَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يَذَكَّرُونَ (المؤمنون - ۵)

اے نبی ان سے کہو زمین اور جو کچھ زمین میں ہے وہ کس کی ملک ہے، بتاؤ اگر تم جانتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ اللہ کی ملک ہے۔ کہو، پھر بھی تم نصیحت قبول نہیں کرتے؟ کہو، ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا رب کون ہے؟ وہ کہیں گے اللہ۔ کہو پھر بھی تم نہیں ڈرتے؟ کہو، ہر چیز کے شاہانہ اختیارات کس کے ہاتھ میں ہیں اور وہ کون ہے جو پناہ دیتا ہے مگر اس کے مقابلہ میں پناہ دینے کی طاقت کسی میں نہیں، بتاؤ اگر تم جانتے ہو؟ وہ کہیں گے یہ صفت اللہ ہی کی ہے۔ کہو،

پھر کہاں سے تم کو دھوکا لگتا ہے؟ حق یہ ہے کہ ہم نے صداقت ان کے سامنے پیش کر دی ہے اور یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں۔

هُوَ الَّذِي يُسَبِّحُكُمْ فِي اللَّيْلِ وَالنَّجْمِ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلِكِ دَجْرِينَ يَوْمَ تَرْجُفُ طَبَقَتُهُ وَفِرْحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ

وہ اللہ ہی ہے جو تم کو خشکی اور تری میں چلاتا ہے حتیٰ کہ جس وقت تم کشتیوں میں سوار ہو کر بادِ موافق پر فرحان اور شاداں سفر کر رہے ہوتے ہو، اور پھر یکایک بادِ مخالف کا زور ہوتا ہے اور ہر طرف سے موجوں کے تھپڑے لگتے ہیں اور تم بچتے ہو کہ طوفان میں گھر گئے ہو اس وقت سہلہ اللہ ہی کو پکارتے ہیں

لَعْنٌ أَلْحَقْنَا مِنْ هَذِهِ لَنْكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ
فَلَمَّا أَتَيْنَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْخُونُ فِي الْأَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ (یونس - ۳)

ہیں اور اسی کے لیے اپنے دین کو خالص کر کے دعائیں
مانگتے ہیں کہ اگر تو نے اس بلا سے ہم کو بچایا تو ہم تیرے
شکر گزار بندے بنیں گے، مگر جب وہ ان کو بچا لیتا ہے تو پھر

وہی لوگ حق سے منحرف ہو کر زمین میں بناوت کرنے لگتے ہیں۔

وَإِذْ أَمْسَكُومُ الصُّرُوفِ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مِنْ تِلْكَ
الْأَيَّاتِ أَتَاكَ فَلَمَّا بَلَغَ لِمَكْرَمٍ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ وَ
كَانَ الْإِنْسَانُ كَفُورًا (بنی اسرائیل - ۷۰)
جو صحیح یہ ہے کہ انسان جاناں کھو کر ہے۔

جب سمندر میں تم پر کوئی آفت آتی ہے تو اس ایک رت
کے سوا اور جن جن کو تم بچا رکھتے ہو وہ سب گم ہو جاتے ہیں
مگر وہ تمہیں بچا کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو تم اس سے پھر جاتے

اپنے معبودوں کے متعلق ان کے جو خیالات تھے وہ خود انہی کے الفاظ میں قرآن اس طرح نقل کرتا ہے:

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا
نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُوا إِلَى اللَّهِ سُرُوفًا -
وَيَقُولُونَ لَوْ أَنَّا حُشِرْنَا لِنَعْبُدَ اللَّهَ
(الزمر - ۱)
(یونس - ۲)

جن لوگوں نے اللہ کے سوا دوسرے ولی و کار ساز ٹھہرائے ہیں
وہ کہتے ہیں کہ ہم بھی عبادت مانگتے کرتے ہیں کہ یہ ہم کو اللہ سے قریب کریں۔
اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے حضور میں ہمارے سفارشی ہیں
پھر وہ اپنے معبودوں کے بارے میں اس قسم کا بھی کوئی گمان نہ رکھتے تھے کہ وہ مسائل زندگی

میں ہدایت بخشنے والے ہیں۔ چنانچہ سورہ یونس میں اللہ اپنے نبی، صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ

ان سے پوچھو، تمہارے ٹھہرائے ہوئے ان شریکوں میں سے
کوئی حق کی طرف رہنمائی کرنے والا بھی ہے ؟

قُلْ هَلْ مِنْ شَرِكِكُمْ مَنْ يَهْدِي إِلَى
الْحَقِّ ؟

لیکن یہ سوال سن کر ان پر سکوت چھا جاتا ہے۔ ان میں سے کوئی یہ جواب نہیں دیتا کہ ہاں لات

یا منات یا عزری یا دوسرے معبود ہیں فکر و عمل کی صحیح راہیں بتاتے ہیں، اور وہ دنیا کی زندگی میں عدل اور
سلامتی اور امن کے اصول ہیں سکھاتے ہیں، اور ان کے سرچشمہ علم سے ہم کو کائنات کے بنیادی حقائق

کی معرفت حاصل ہوتی ہے تب اللہ اپنے نبی سے فرماتا ہے:

قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِي الْحَقَّ، أَفَمَنْ يَهْدِي
إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمْ مَنْ لَا يَهْدِي
إِلَّا أَنْ يُهْدَىٰ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ

رہنوس - ۴۷

کہو، مگر اللہ حق کی طرف ہدایت فرماتا ہے، پھر بتاؤ کون اس بات
کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، وہ جو حق کی طرف
رہنمائی کرتا ہے یا وہ جو رہنمائی نہیں کرتا اللہ یہ کہ اس کی رہنمائی
کی جائے تمہیں کیا ہو گیا ہے، کیسے فیصلے کر رہے ہو؟

ان تصریحات کے بعد اب یہ سوال حل طلب رہ جاتا ہے کہ ربوبیت کے باب میں ان کی وہ اہلی گمراہی کیا
تھی جس کی اصلاح کرنے کے لیے اللہ نے اپنے نبی کو بھیجا اور کتاب نازل کی؟ اس سوال کی تحقیق کے لیے جب
ہم قرآن میں نظر کرتے ہیں تو ان کے عقائد و اعمال میں بھی ہم کو انہی دو بنیادی گمراہیوں کا سراغ ملتا ہے جو قدیم
سے تمام گمراہ قوموں میں پائی جاتی رہی ہیں۔ یعنی ایک طرف فوق الطبعی ربوبیت و اہمیت میں وہ اللہ کے ساتھ
دوسرے الہوں اور ارباب کو شریک ٹھہراتے تھے، اور یہ سمجھتے تھے کہ سلسلہ اسباب پر جو حکومت کا رفرما ہے
اس کے اختیارات و اقتدارات میں کسی نہ کسی طور پر ملائکہ، اور بزرگ انسان، اور جرم فلکی وغیرہ بھی دخل رکھتے
ہیں، اور اسی بنا پر دعا اور استعانت اور مراسم عبودیت میں وہ صرف اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتے تھے بلکہ ان
بناؤٹی خداؤں کی طرف بھی رجوع کیا کرتے تھے۔ اور دوسری طرف تمدنی و سیاسی ربوبیت کے باب میں ان کا
ذہن اس تصور سے بالکل خالی تھا کہ اللہ اس معنی میں بھی رب ہے۔ اس معنی میں وہ اپنے مذہبی پیشواؤں، اپنے سرداروں
اور اپنے خاندان کے بزرگوں کو رب بنائے ہوئے تھے اور انہی سے اپنی زندگی کے قوانین لیتے تھے۔ چنانچہ پہلی
گمراہی کے متعلق قرآن یہ شہادت دیتا ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ
فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ
فِتْنَةٌ أَلْقَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ، خَسِرَ الَّذِي بَدَأَ مَا خَسِرَ،

انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو خدا پرستی کی سرحد پر کھڑا ہو کہ
اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ فائدہ ہوا تو مطمئن ہو گیا اور جو کوئی تکلیف
پہنچے گی تو اٹھا پھر گیا یہ شخص دنیا اور آخرت دونوں میں خسارہ

ذَٰلِكَ هُوَ الْحُسْرَانُ الْمُبِينُ - يَدْعُو مِنْ دُونِ
اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُ وَذَٰلِكَ هُوَ
الصَّلُّ الْبَعِيدُ - يَدْعُو مَنْ خَيْرٌ مِنْ
نَفْعِهِ لِبَيْسِ الْمَوْلَىٰ وَلِبَيْسِ الْعَشِيرِ -

(الحج - ۲)

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ
وَلَا يَضُرُّهُمْ وَيَكْفُرُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ
اللَّهِ. قُلْ اتَّقُوا اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ
وَلَا فِي الْأَرْضِ، سُبْحٰنَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ

(یونس - ۲)

قُلْ أَنتُمْ كُفْرُوكُمْ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ
فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ آندَادًا (م سجده - ۲)

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ
شُرَكَاءَ وَلَا نَفْعًا وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (المائدہ - ۱۰)

اٹھانے والا ہے اور یہ مرتب خسارہ ہے۔ وہ اللہ سے پھر کر
ان کو پکارنے لگتا ہے جو نہ اسے نقصان پہنچانے کی طاقت
رکھتے ہیں اور نہ فائدہ پہنچانے کی۔ یہی بڑی گمراہی ہے۔ وہ
مدد کے لیے ان کو پکارتا ہے جنہیں پکارنے کا نقصان بہ نسبت
نفع کے زیادہ قریب ہے۔ کیسا بڑا مولیٰ اور کیسا بڑا ساتھی۔

یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ نفع پہنچا
سکتے ہیں نہ نقصان، اور کہتے ہیں کہ وہ اللہ کے حضور میں ہمارے سفارشی
ہیں۔ کہو، کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جو اس کے علم میں
نہ آسمانوں میں ہے نہ زمین میں؟ اللہ پاک ہے اس شرک سے
جو یہ کرتے ہیں۔

اے نبی ان سے کہو، کیا واقعی تم اس خدا سے جس نے دو
دنوں میں زمین کو پیدا کر دیا کفر کرتے ہو اور دوسروں کو اس کا ہمسر
اور مقابل بناتے ہو؟

کہو، کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہارے لیے نقصان
کا کچھ اختیار رکھتے ہیں نہ فائدہ کا؟ حالانکہ سننے اور جاننے والا تو اللہ ہی ہے

یعنی تم اس خیال خام میں مبتلا ہو کہ تمہارے ان مجبوروں کا میرے ہاں ایسا زور چلتا ہے کہ جو سفارش یہ مجھ سے کریں
وہیں قبول ہو کر رہتی ہے اور اسی لیے تم ان کے آستانوں پر پیشانیاں رگڑتے اور نذرین چڑھاتے ہو۔ مگر میں تو آسمانوں
اور زمین میں کسی ایسی ہستی کو نہیں جانتا جو میرے دربار میں اتنی زور آور ہو یا مجھے ایسی محبوب ہو کہ میں اس کی سفارش قبول کرنے
پر مجبور ہو جاؤں۔ پھر کیا تم مجھے ان سفارشوں کی خبر دے رہے ہو جنہیں میں خود نہیں جانتا؟ ظاہر ہے، کسی چیز کا اللہ کے علم میں نہ
ہونا یہ معنی رکھتا ہے کہ اس چیز کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے۔

وَإِذَا مَنَّكَ الْإِنْسَانُ حُرّاً دَعَاكَ رَبَّهُ
مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا حَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ
مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَنْدَادًا
لِّفَضْلِهِ (الزمر - ۱)

حرکت اسے اللہ کے راستے سے بھٹکا دے۔

وَمَا يَكْفُرُ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ثُمَّ إِذَا
مَسَّكُمْ الضَّرُّ فَالْيَايَهُ تَجْمُرُونَ ثُمَّ إِذَا كَشَفَ
الضَّرَّ عَنْكُمْ إِذَا فَرِحْتُمْ بِمَنِّكُمْ بِهِمْ يُشْرِكُونَ
بِكُمْ مَا آتَيْنَاهُمْ فَتَمْتَعُوا نَسُوا تَعْلَمُونَ
وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ
ثَالِثًا لَّسْتَ تَعْلَمُونَ مَا كُنْتُمْ تَفْتَرُونَ (الأنحل - ۷)

معلوم ہو جائے گا یہ لوگ جن کو نہیں جانتے ان کے لیے ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے جتنے مقرر کرتے ہیں۔ خدا کی قسم جو ان پر
پر دازیاں تم کرتے ہو ان کو باز پرس تم سے ہو کر رہے گی۔

رہی دوسری گمراہی تو اس کے متعلق قرآن کی شہادت یہ ہے:

وَكَذَلِكَ سَأَلْنَاهُ لَكِافِرِينَ
قَتَلَ أَوْلَادَهُمْ شُرَكَائِهِمْ فَهَبُوا لَهُمْ رِزْقًا

اور اسی طرح بہت مشرکین کے لیے ان کے بندے ہوئے
شریکوں نے اپنی اولاد کا قتل پسندیدہ بنا دیا تاکہ انھیں ہلاکت

سے اللہ کے ہمسرے ٹھہرانے لگتا ہے، یعنی پھر یہ کہنے لگتا ہے کہ یہ مصیبت فلاں بزرگ کی برکت سے ملی اور نعمت
فلاں حضرت کی عنایت سے نصیب ہوئی۔

یہ یعنی جن کے متعلق انھیں ہرگز کسی ذریعہ علم سے تحقیق نہیں ہوا ہے کہ مصیبت کے ٹانے والے اور مشکل آسان کرنے والے
وہ تھے ان کے لیے سکرانے کے طور پر چڑھا دے اور نذرین اور نیازیں نکالتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ ہمارے دیے ہوئے رزق میں بھٹکتے ہیں

وَلِيْلَيْسُوا عَلَيْهِمْ حُرْمٌ (انعام - ۱۶)

میں مبتلا کو جس اور ان کے دین کو ان کے لیے مشتبہ بنا دیں

ظاہر ہے کہ یہاں "شرکیوں" سے مراد بت اور دیوتا نہیں ہیں بلکہ وہ پیشوا اور رہنما ہیں جنہوں نے قبل اولاد کو اہل عرب کی نگاہ میں ایک بھلائی اور خوبی کا کام بنایا اور حضرت براہیم و اسماعیل کے دین میں اس رسم قبیح کی آمیزش کر دی۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ خدا کے شریک اس معنی میں قرار نہیں دیے گئے تھے کہ اہل عرب ان کو سلسلہ اسباب پر حکمراں سمجھتے تھے یا ان کی پرستش کرتے اور ان سے دعائیں مانگتے تھے، بلکہ ان کو ربوبیت و الہیت میں شریک اس لحاظ سے ٹھہرایا گیا تھا کہ اہل عرب ان کے اس حق کو تسلیم کرتے تھے کہ تمدنی و معاشرتی مسائل اور اخلاقی و مذہبی امور میں وہ جیسے چاہیں قوانین مقرر کر دیں۔

کیا یہ ایسے شریک بنائے بیٹھے ہیں جنہوں نے ان کے لیے دین کی

أَمْ لَوْحُرْمٌ شَرًّا كَأَنَّ شَرًّا عُوا لَوْحُرْمٌ مِنَ

قسم سے وہ قانون بنا دیا جس کا اللہ نے کوئی اذن نہیں دیا ہو

الدِّينِ مَا لَهِيَ إِذْنٌ بِهِ اللَّهُ (الشوریٰ - ۳)

لفظ "دین" کی تشریح آگے چل کر بیان ہوگی، اور وہیں اس آیت کے مفہوم کی وسعت بھی پوری طرح واضح ہو سکے گی، لیکن یہاں کم از کم یہ بات تو صاف معلوم ہو جاتی ہے کہ اللہ کی اجازت کے بغیر ان کے پیشواؤں اور سرداروں کا ایسے ضابطے اور قواعد سے مقرر کرنا جو "دین" کی نوعیت رکھتے ہوں اور اہل عرب کا ان ضابطوں اور قواعدوں کو واجبہ تقلید مان لینا، یہی ربوبیت و الہیت میں ان کا خدا کے ساتھ شریک بننا اور یہی اہل عرب کا ان کی شرکت کو تسلیم کر لینا تھا۔

قرآن کی دعوت اگر وہ قوموں کے تخیلات کی یہ تحقیق جو پچھلے صفحات میں کی گئی ہے، اس حقیقت کو بالکل

بے نقاب کر دیتی ہے کہ قدیم ترین زمانہ سے لے کر زمانہ نزول قرآن تک جتنی قوموں کا ذکر قرآن نے ظالم، فاسد العقیدہ اور بد راہ ہونے کی حیثیت سے کیا ہے ان میں سے کوئی بھی خدا کی ہستی کی منکر نہ تھی، نہ کسی کو اللہ کے مطلقاً رب اور اولاد ہونے سے انکار تھا، البتہ ان سب کی اصل گمراہی اور مشترک گمراہی یہ تھی کہ انہوں نے ربوبیت کے ان پانچ مفہومات کو جو ہم ابتدا میں لغت اور قرآن کی شہادتوں سے متعین کر چکے ہیں، دو حصوں میں تقسیم

کر دیا تھا: رب کا یہ مفہوم کہ وہ فوق الفطری طور پر مخلوقات کی پرورش، خبر گیری، حاجت روائی اور نگہبانی کا کفیل ہوتا ہے، اُن کی نگاہ میں ایک الگ نوعیت رکھتا تھا، اور اس مفہوم کے اعتبار سے وہ اگرچہ رب اعلیٰ تو اللہ ہی کو مانتے تھے مگر اس کے ساتھ فرشتوں اور دیوتاؤں کو، جنوں اور غیر مریٰ قوتوں کو، ستاروں اور سیڑوں کو، انبیاء اور پیار اور روحانی پیشواؤں کو بھی ربوبیت میں شریک ٹھہراتے تھے۔ اور رب کا یہ مفہوم کہ وہ امر و نہی کا مختار، اقتدار اعلیٰ کا مالک، ہدایت و رہنمائی کا منبع، قانون کا ماخذ، مملکت کا رئیس اور اجتماع کا مرکز ہوتا ہے، اُن کے نزدیک بالکل ہی ایک دوسری حیثیت رکھتا تھا، اور اس مفہوم کے اعتبار سے وہ یا تو اللہ کے بجائے صرف انسانوں ہی کو رب مانتے تھے، یا نظری طور پر اللہ کو رب ماننے کے باوجود عملاً انسانوں کی اخلاقی یا تمدنی اور سیاسی ربوبیت کے آگے سیر اطاعت خم کیے رہتے تھے۔

اسی گمراہی کو دور کرنے کے لیے ابتدا سے انبیاء علیہم السلام آتے رہے ہیں اور اسی کے لیے آخر کار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ اُن سب کی دعوت یہ تھی کہ ان تمام مفہومات کے اعتبار سے رب ایک ہی ہے اور وہ اللہ جل شانہ ہے۔ ربوبیت ناقابل تقسیم ہے، اُس کا کوئی بجز کسی معنی میں بھی کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہے۔ کائنات کا نظام ایک کامل مرکزی نظام ہے جس کو ایک ہی خدا نے پیدا کیا، جس پر ایک ہی خدا فرمانروائی کر رہا ہے، جس کے سارے اختیارات و اقتدارات کا مالک ایک ہی خدا ہے۔ نہ اس نظام کے پیدا کرنے میں کسی دوسرے کا کچھ دخل ہے، نہ اس کی تدبیر و انتظام میں کوئی شریک ہے اور نہ اس کی فرماں روائی میں کوئی حصہ دار ہے۔ مرکزی اقتدار کا مالک ہونے کی حیثیت سے وہی اکیلا خدا تھا اور فوق الفطری رب بھی ہے اور اخلاقی، تمدنی اور سیاسی رب بھی۔ وہی تھا اور معبود ہے۔ وہی تھا اے بجدوں اور رکوعوں کا مرجع ہے، وہی تمہاری دعاؤں کا بلحاظ و ماویٰ ہے، وہی تمہارے توکل و اعتماد کا سہارا ہے، وہی تمہاری ضرورتوں کا کفیل ہے، اور اسی طرح وہی پادشاہ، وہی مالک الملک، وہی شایع و قانون ساز، اور وہی امر و نہی کا مختار بھی ہے۔ ربوبیت کی یہ دونوں حیثیتیں، جن کو جاہلیت کی وجہ سے تم نے ایک دوسرے سے الگ کیا ہے، حقیقت میں

خدائی کالازمہ اور خدا کے خدا ہونے کا خاصہ ہیں، انہیں نہ تو ایک دوسرے سے منفک کیا جاسکتا ہے، اور نہ ان میں سے کسی حیثیت میں بھی مخلوقات کو خدا کا شریک ٹھہرانا درست ہے۔

اس دعوت کو قرآن جس طریقہ سے پیش کرتا ہے وہ خود اسی کی زبان سے سینے:

رَبِّ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى
عَلَى الْعَرْشِ، يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ
حَثِيثًا وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ
بِأَمْرِهِ كَلَّا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ
الْعَالَمِينَ (اعراف - ۷)

حقیقت میں تمہارا رب تو اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا اور پھر اپنے تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہو گیا، جو دن کو رات کا لباس اُلٹھاتا ہے اور پھر رات کے تباہی میں دن تیزی کے ساتھ دوڑا آگیا ہے، سورج اور چاند اور تلکے سب کے سب جس کے تابع فرمان ہیں۔ سنو! خلق اسی کی ہے اور فرمانروائی بھی اسی کی۔ بڑا بابرکت ہے وہ کائنات کا رب۔

قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
أَمْ مَنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ
الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ
مَنْ يُدْبِرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ. فَقُلْ أَفَلَا
تَتَّقُونَ، فَذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ الْحَقُّ فَمَاذَا
بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ، فَأَلْفِي تُصْرَفُونَ (يونس)

ان سے پوچھو، کون تم کو آسمان و زمین سے رزق دیتا ہے؟ کانوں کی شنوائی اور آنکھوں کی بینائی کس کے قبضہ و اختیار میں ہے؟ کون ہے جو بے جان کو جاندار میں سے اور جاندار کو بے جان میں سے نکالتا ہے؟ اور کون اس کا نگاہ عالم کا انتظام چلا رہا ہے؟ وہ ضرور کہیں گے، اللہ۔ کہو، پھر تم ڈرتے نہیں ہو؟ جب یہ سارے کام اسی کے ہیں تو تمہارا حقیقی رب اللہ ہی ہے۔

حقیقت کے بعد گمراہی کے بوا اور کیارہ جاتا ہے؟ آخر کہاں سے تمہیں یہ ٹھوکر لگتی ہے کہ حقیقت سے پھرے جلتے ہو؟

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ يَكُونُ اللَّيْلَ
عَلَى النَّهَارِ وَيَكُونُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ، وَسَخَّرَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى.....

اس نے زمین اور آسمانوں کو برحق پیدا کیا ہے، رات کو دن پر اور دن کو رات پر وہی لپٹتا ہے، چاند اور سورج کو اسی نے ایسے ضابطہ کا پابند بنایا ہے کہ ہر ایک اپنے مقرر وقت

ذَالِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ.
فَإِنِّي نَصْرُوهٗنَّ (الزمر - ۱)

سے ٹھوکر کھا کر کچر جاتے ہو؟

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ
وَالنَّهَارَ مُبْهِرًا.... ذَالِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ
خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، فَإِنِّي نُوَفِّئُكُمْ
... اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ قَرَارًا
وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ
وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ، ذَالِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ
فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ، هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
إِلَهَ الْأَهْوَاءِ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ.

سو انہیں، اسی کو تم پکارو اپنے دین کو اس کے لیے خالص کر کے۔

وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ مِنْ نَارٍ... يُورِثُ
اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُورِثُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ
وَيَسْخَرُ الشَّمْسُ وَالْقَمَرَ، كُلُّ شَيْءٍ يُرِيدُ كَلْبًا لِيُؤْتِيَهُمْ
ذَالِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ، لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ
مِنْ دُونِهِ مَا يَعْبُدُونَ مِنْ طُغْيَانٍ تَدْعُونَ
هُمْ لَا يَسْمَعُونَ أَدْعَاءَكُمْ وَلَا يُسْمَعُونَ مَا اسْتَجَابُوا
لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُكْفَرُونَ بِشِرْكِكُمْ (فالقہ - ۲)

تک چلے جا رہا ہے..... یہی اللہ تمہارا رب ہے، بادشاہی
اسی کی ہے، اُس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں، آخر یہ تم کہاں

اللہ جس نے تمہارے لیے رات بنائی کہ اس میں تم سکون حاصل
کر دو اور دن کو روشن کیا..... وہی اللہ تمہارا رب ہے، ہر
چیز کا خالق، کوئی اور معبود اس کے سوا نہیں، پھر یہ کہاں سے
دھوکا کھا کر تم بھٹک جاتے ہو؟..... اللہ جس نے تمہارے لیے
زمین کو جائے قرار بنایا، آسمان کی چھت تم پر چھائی، تمہاری
سوتیلی بنائیں اور خوب ہی صورتیں بنائیں، اور تمہاری غذا کے
لیے پاکیزہ چیزیں جیسا کہیں، وہی اللہ تمہارا رب ہے، بڑا بابرکت
ہے وہ کائنات کا رب، وہی زندہ ہے، کوئی اور معبود اس کے

اللہ نے تم کو مٹی سے پیدا کیا..... وہ رات کو دن میں پروردگار
ہے اور دن کو رات میں، اُس نے چاند اور سورج کو ایسے ضابطہ
کا پابند بنایا ہے کہ ہر ایک اپنے مقرر وقت تک چلے جا رہا ہے۔
یہی اللہ تمہارا رب، بادشاہی اسی کی ہے، اس کے سوا جن دوسری
ہستیوں کو تم پکارتے ہو ان کے ہاتھ میں ایک ذرے کا اختیار
بھی نہیں ہے، تم پکارو تو وہ تمہاری پکار سن نہیں سکتے، اور سن
بھی نہیں تو تمہاری درخواست کا جواب دینا ان کے بس نہیں

تم جو نہیں شریک خدا بناتے ہو اس کی تردید وہ خود قیامت کے دن کر دیں گے۔

ذٰلِكَ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَذٰلِكَ مَا فِي الْاَرْضِ كُلٌّ لَّكُمْ قٰنِئُوْنَ . . . خَرَابَ لَكُمْ مِثْلًا مِّمَّنْ اَنْفُسِكُمْ هَلْ لَكُمْ مِّنْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِنْ شَرِّ مَا عَمِيَ فَاَسْرٰقَكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخٰفُوْنَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ كَذٰلِكَ نَقُصُّلِ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُوْنَ . بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَهْوَاؤَهُمْ لِيُغَيِّرَ عِلْمًا . . . فَاَقْرَبْهُمْكَ لِلَّذِيْنَ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فِطَّرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا مَبْدِيْءَ لِحَلْقِ اللّٰهِ ، ذٰلِكَ الَّذِيْنَ الْفَقِيْرُ وَلٰكِنْ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (الرّوم - ۲۷)

آسمانوں کے رہنے والے ہوں یا زمین کے، سب اس کے غلام اور اس کے تابع فرمان ہیں . . . اللہ خود تمہاری اپنی ذات سے ایک مثال تمہارے سامنے بیان کرتا ہے۔ کیا تمہارے غلاموں میں سے کوئی ان چیزوں کی ملکیت میں تمہارا شریک ہوتا ہے جو ہم نے تمہیں بخشی ہیں؟ کیا ان چیزوں کے اختیارات و تصرفات میں تم اور تمہارے غلام مساوی ہوتے ہیں؟ کیا تم ان سے اس طرح ڈرتے ہو جس طرح اپنے برابر والوں سے ڈا کرتے ہو؟ جو لو عقل سے کام لینے والے ہیں ان کے لیے تو ہم حقیقت تک پہنچا دینے والی دلیلیں اس طرح کھول کر بیان کر دیتے ہیں، اگر ظالم لوگ علم کے بغیر اپنے بے بنیاد خیالات کے پیچھے چلے جا رہے ہیں . . . لہذا تم بالکل کیسو ہو کر حقیقی دین کے راستے پر اپنے آپ کو

ثابت قدم کرو، اللہ کی فطرت پر قائم ہو جاؤ جس پر اس نے سب انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی خلقت کو بدلانا جائے، یہ حق سیدھا طریقہ ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ الْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيٰتٌ بِيَمِيْنِهِ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (الزمر - ۶)

ان لوگوں نے اللہ کی عظمت کبریائی کا اندازہ جیسا کہ کرنا چاہیے تھا، نہیں کیا۔ قیامت کے روز یہ سب زمین پوری کی پوری اس کی مٹھی میں ہے اور آسمان اس کے ہاتھ میں سمٹے ہوئے ہیں۔ اس کی ذات منزه اور بالاتر ہے اس سے کہ کوئی اس کا شریک

ہو، جیسا کہ یہ لوگ قرار دے رہے ہیں۔

قُلِّدْهُ لِحَمْدِ سَرَبِ السَّمَوَاتِ وَسَرَابِ الْأَرْضِينَ
سَرَبِ الْعَالَمِينَ وَكُلِّ الْكِبْرِيَاءِ فِي السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِينَ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (جاثیہ - ۴)

سَرَبِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَا بَيْنَهُمَا
فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ
سَمِيًّا (مریم - ۴)

وَاللَّهُ عَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَالِيَهُ
يُرْجَعُ الْأُمُورُ كُلُّهُ فَاَعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ
(ہود - ۱۰)

سَرَبِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا (الزلزلہ - ۱)

لَا تَهْدِيكُمْ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ
فَاعْبُدُونِ، وَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ كُلًّا مِنَّا
سَاجِدُونَ (الانبیاء - ۶)

ہے، مگر ان سب کو ہر حال ہماری طرف ہی پلٹ کر آتا ہے۔
يَا بَعْثُوا مَا اتَّبَعُوا لِيَكُنُوا مِنكُمْ وَتَلَا
مَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أُولِيَاءَ (اعراف - ۱)

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ

پس ساری تعریف شہی کے لیے ہے جو زمین اور آسمان اور تمام
کائنات کے، گہریائی اسی کی ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں
بھی، اور وہ سب پر غالب و حکیم و دانہ ہے۔

وہ زمین اور آسمانوں کا مالک اور ان ساری چیزوں کا مالک
ہے جو زمین و آسمان میں ہیں، لہذا تو اسی کی بندگی کرو اس
کی بندگی پر ثابت قدم رہ۔ کیا اس جیسا اور کوئی تیرے علم میں ہے؟

زمین اور آسمانوں کی ساری پوشیدہ حقیقتیں اللہ کے علم میں ہیں
اور سارے معاملات اسی کی سرکار میں پیش ہوتے ہیں، لہذا
تو اسی کی بندگی کرو اور اسی پر بھروسہ کرو۔

مشرق اور مغرب سب کا وہی مالک ہے، اس کے ہوا کوئی معبود
نہیں، لہذا تو اسی کو اپنا مختار بنا لے۔

حقیقت میں تمہاری یہ امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا
رب ہوں، لہذا تم میری ہی بندگی کرو۔ لوگوں نے اس کا ر
ربوبیت اور اس معاملہ بندگی کو آپس میں خود ہی تقسیم کر لیا

پیروی کرو اس کتاب کی جو تمہارے رب کی طرف سے نازل
کی گئی ہے، اور اسے چھوڑ کر دوسرے کارمازوں کی پیروی نہ کرو
کہو اے اہل کتاب آؤ اس بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے
درمیان یکساں ہے، یہ کہ ہم نہ تو اللہ کے جو کسی کی بندگی کریں

بِهِ شَيْئًا وَلَا يَخِذُ بَعْضًا بَعْضًا أَسْرَابًا مِّنْ
كُدُومِ اللّٰهِ. (آل عمران - ۷)

نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیں، اور نہ ہم میں سے
کوئی انسان کسی دوسرے انسان کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ إِلَهِهِ
النَّاسِ (الناس)

کہو، میں پناہ ڈھونڈتا ہوں اُس کی جو انسانوں کا رب،
انسانوں کا بادشاہ اور انسانوں کا معبود ہے۔

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا
صَالِحًا وَلَا يُتْرِكْ يَعبَادَةٍ مِّنْهُمْ أَحَدًا (الکہف)

پس جو اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اسے چاہیے کہ
نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی اور کی بندگی

شریک نہ کرے۔

ان آیات کو سلسلہ وار پڑھنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ قرآن ربوبیت کو بالکل حاکمیت اور سلطان
کا ہم معنی قرار دیتا ہے اور ”رب“ کا یہ تصور ہمارے سامنے پیش کرتا ہے کہ وہ کائنات کا سلطان مطلق اور
لا شریک مالک حاکم ہے۔ اسی حیثیت سے وہ ہمارا اور تمام جہان کا پروردگار، مرئی اور حاجت روا ہے،
اسی حیثیت سے وہ ہمارا کفیل، خبرگیراں، مختار کار اور معتمد علیہ ہے، اسی حیثیت سے اس کی وفاداری وہ قدرتی بنیاد
ہے جس پر ہماری اجتماعی زندگی کی عمارت صحیح طور پر قائم ہوتی ہے، اور اُس کی مرکزی شخصیت سے وابستگی تمام
متفرق افراد اور گروہوں کے درمیان ایک امرت کا رشتہ پیدا کرتی ہے، اسی حیثیت سے وہ ہماری اور تمام
مخلوقات کی بندگی، اطاعت اور پرستش کا مستحق ہے، اور اسی حیثیت سے وہ ہمارا اور ہر چیز کا مالک، آقا اور فرما
ہے۔ اہل عرب اور دنیا کے تمام جاہل لوگ ہر زمانہ میں اس غلطی میں مبتلا تھے اور اب تک ہیں کہ ربوبیت
کے اس جامع تصور کو انھوں نے پانچ مختلف النوع ربوبیتوں میں تقسیم کر دیا اور اپنے قیاس و گمان سے یہ رائے
قائم کی کہ مختلف قسم کی ربوبیتیں مختلف ہستیوں سے متعلق ہو سکتی ہیں اور متعلق ہیں۔ لیکن قرآن اپنے طاقتور استدلال
سے یہ ثابت کرتا ہے کہ کائنات کے اس مکمل مرکزی نظام میں اس بات کی مطلق گنجائش نہیں ہے کہ اقتدار
اعلیٰ جس خدا کے ہاتھ میں ہے اس کے سوا ربوبیت کا کوئی کام کسی دوسری ہستی سے کسی درجہ میں بھی متعلق ہو۔

اس نظام کی مرکزیت خود گواہ ہے کہ ہر طرح کی رویت اسی ایک خدا کے لیے مختص ہے جو اس نظام کو وجود میں لایا ہے۔ لہذا جو شخص اس نظام کے اندر رہتے ہوئے رویت کا کوئی جز کسی معنی میں بھی خدا کے سوا کسی اور سے متعلق سمجھتا ہے یا متعلق کرتا ہے، وہ دراصل حقیقت سے لڑتا ہے، صداقت سے منہ موڑتا ہے، حق کے خلاف بغاوت کرتا ہے، اور امر واقعی کے خلاف کام کر کے اپنے آپ کو خود نقصان اور ہلاکت میں مبتلا کرتا ہے۔

(باقی)

چند نایاب اسلامی کتابوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز رعایت

تفسیر القرآن - مکمل آٹھ جلدوں میں (اردو) قرآن پاک کی بہترین تفسیر صلی قیمت مکمل سٹ ۲۱ روپیہ آٹھ آنے غیر مجلد - رعایتی قیمت جلد ۱۴ روپے - غیر مجلد ۱۲ روپے - جوہر قرآنی - علامہ طنطاوی جوہری مصری کی مشہور تصنیف کا اردو ترجمہ - صلی قیمت ایک روپیہ - رعایتی قیمت دس آنے - کلید خزان قرآنی - قرآن پاک کا مکمل انڈکس اسکا اردو سے کسی آیت کا ایک لفظ یا کلمہ یاد ہو تو بلا تامل پوری آیت مع نشان سورت بل جاتی ہے اسکے علاوہ اس کتاب کی مدد سے یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ فلاں لفظ کتنی مرتبہ اور کہاں کہاں آیا ہے - قیمت رعایتی جلد با پچ روپیہ - انجیل برنباس - اس مقدس و دراصلی انجیل کا اردو ترجمہ جسکو طالبین دین عیسوی نے عہد تارک میں نیرٹ نابود کرنے کی انتہائی کوشش کی تھی کیونکہ اس میں حضرت رسول خدا کے ظہور کی تصریح موجود ہے - قیمت ڈھائی روپے - فائتحة العلوم تفسیر کبیر مصنفہ امام فخر الدین رازی کی جلد اول کا ترجمہ - سورۃ الحمد کی مکمل تفسیر کا اردو ترجمہ - کاغذ قدسے بوسیدہ - صلی قیمت تین روپے - رعایتی قیمت ۲ روپے سیرۃ الرسول معروف بہ سیرۃ ابن ہشام کا اردو ترجمہ دو حصوں میں - قیمت مکمل سٹ ۲ روپے - رعایتی ۱ روپے - تاریخ مراکش مراکش کی مکمل و جامع تاریخ مراکش کے مشہور مورخ محمد ابن احمد کی مشہور تصنیف کا اردو ترجمہ ۳ جلدوں میں - صلی قیمت ۳ روپے - رعایتی ۲ روپے - نمونہ: محمولہ اک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا - تفسیر القرآن کے اردو کے ساتھ دو روپے پیشگی آنے جاہئیں - ورنہ تعمیل ارشاد نہ ہوگی - تفسیر القرآن بوجہ وزنی ہونے کے بذمہ بوسے پارسل جاسکتی ہے اس کے اپنے قرہی شیٹس کا نام ضرور لکھیں

پبلیشر ایچ ڈی پولا ہور